مشہور ریاضی داں اور شاعر: مولوی رحمت علی رحمتؔ

خاور نقیب

تعارف: اڈیشا کے قادر الکلام شاعر سید عبدالحلیم نقیبؔ مرحوم کے فرزند سید معشوق الٰہی جو دنیائے ادب میں خاور نقیب کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ۶ دسمبر ۱۹۶۵ء کو قصبہ سونگڑہ کے محلّہ دریاپور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ ہوکر آپ نے سرکاری درس گاہ میں درس و تدریس کا پیشہ اختیار کیا۔ خاور نقیب ایک نامور قلم کار ہیں۔ آپ کی مرتبہ کتابیں مثلاً سلاخوں کے پیچھے (مولانا اطہر نادر کی جیل ڈائری) صریر خامہ (ادبی خطوط کا مجموعہ)۔ ''قلم فردوس'' آپ کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح ادبی رسالہ ''ترویج'' اور بچوں کا رسالہ ''جگنو'' آپ کے حسن ادارت کا آئینہ دار ہے۔ آپ کی ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اڈیشا اردو اکاڈمی، نجمی اکاڈمی، سواگتیکا اور کلچرل سنگم اکاڈمی نے موصوف کو ایوارڈ سے نوازا ہے۔

نیتاجی سبھاش چندر بوس

مولوی رحمت علی

مطالعے کے کمرے میں باقر اور شگفتہ کے درمیان یہ بحث چھڑ گئی تھی کہ حساب اور جغرافیہ میں کون سا موضوع زیادہ دلچسپ اور مفید ہے۔ باقر طرح طرح کی دلیلوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ حساب سے بڑھ کر دلچسپ موضوع اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن شگفتہ اپنے سر کو جھٹک جھٹک کر ایک ہی بات کہے جا رہی تھی کہ حساب سے زیادہ دلچسپ اور معلوماتی موضوع جغرافیہ ہے جو ہمیں پوری دنیا کی سیر کرا دیتا ہے۔ دونوں کے درمیان تو تو میں میں جاری تھی کہ کمرے میں شہاب احمد داخل ہوئے۔

لمبا سا قد، کمر قدرے جھکی ہوئی۔ سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید، ہاتھ میں پرانے طرز کی لاٹھی۔ جو شاید ان کے دادا کے استعمال میں بھی رہی ہو۔ غرض کہ شہاب احمد کی ضعیفی کے آثار صرف ان کے جسمانی اعضا سے ہی ظاہر نہیں تھے بلکہ ان کے استعمال کے ساز و سامان سے بھی ان کا بڑھاپا جھلک رہا تھا۔

لاٹھی کی ٹھک ٹھک آواز کو سن کر باقر اور شگفتہ کی زبانی جنگ یکلخت رک گئی۔ انھوں نے دیکھا سامنے دادا جی پیشانی پر بل ڈالے اور آنکھیں موند کر کھڑے ہیں۔

شہاب احمد (کمزور آواز میں) ارے یہ پڑھائی کا کمرہ ہے یا ہاٹ بازار؟ آخر کس بات پر جھگڑا ہو رہا ہے؟

باقر (شگفتہ کی طرف اشارہ کر کے) دادا جی! اس نک چڑھی نے تو میرا دماغ خراب کر رکھا ہے۔ یہ بولنے لگتی ہے تو لگتا ہے کسی نے پوری آواز کے ساتھ ریڈیو چلا دیا ہو۔ طرح طرح کی آوازیں نکالتی ہے۔

شہاب احمد لاٹھی ٹیکتے ہوئے شگفتہ کے پاس کرسی سنبھال کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کا رنگ پھیلا ہوا تھا۔

شہاب احمد (عینک درست کرتے ہوئے) میاں باقر! تم صرف شگفتہ پر الزام دھرے جا رہے ہو۔ کیا تمہاری آواز بھی کسی سے کم ہے؟ خیر، جانے دو۔ بتاو، کیا معاملہ ہے؟

اس سے پہلے کہ باقر کوئی جواب دیتا۔ شگفتہ کی زبان چل پڑی۔

شگفتہ: دادا جی! بھائی جان کو ذرا سمجھا دیجیے کہ جغرافیہ کتنا اچھا سبجیکٹ ہے۔ یہ ہمیں زمین اور اس کی بناوٹ، اس کی پیمائش اور رنگ روپ کے علاوہ اونچے اونچے پہاڑ، گھنے جنگل، دریا، سمندر اور ریگستان وغیرہ کے بارے میں بھرپور معلومات فراہم کر دیتا ہے۔ مجھے حساب تو بالکل پسند نہیں۔

باقر: اسی لیے تو حساب میں آلو جیسے بڑے بڑے زیرو لاتی ہو۔

شہاب احمد (ہنستے ہوئے) اب میں نے خوب سمجھا۔تم دونوں کی تکرار اور لڑائی کے پیچھے لڈو برفی کا نہیں بلکہ دو کتابوں کا ہاتھ ہے۔ایسی بحث و تکرار تو خوب ہے۔اسی کو ہی علمی بحث کہتے ہیں۔لیکن اس میں بھی گفتگو کے آداب کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔میاں باقر تم بھی قریب آجاو۔

باقر،شرارتی انداز میں شگفتہ کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔

شگفتہ (چڑ کر) تمہارے ہاتھ تو اسکیل اور پرکار پکڑ پکڑ کر کھردرے ہو گیے ہیں۔اپنے یہ ہاتھ اپنے ہی سر پر پھیرو تو اچھا ہے۔

شہاب احمد: نہیں۔نہیں اب شرارت نہیں۔تم دونوں میری باتوں کو غور سے سنو۔ ہر وہ کتاب جس سے ہم علم حاصل کرتے ہیں وہ ہمارے لیے ایک نعمت ہوتی ہے۔ چاہے وہ حساب کی کتاب ہو یا جغرافیہ کی۔سماجی تعلیم کی کتاب ہو یا سائنس اور قواعد کی کتاب۔یہ ساری کتابیں اپنی اپنی جگہ بے حد مفید اور اہم ہوتی ہیں۔کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟

شگفتہ :نہیں داداجی! آپ کا کہنا بالکل درست ہے۔لیکن یہ حساب مجھے اتنا پریشان کر دیتا ہے کہ میں اس سے اکتا جاتی ہوں۔

باقر منہ پھیر کر ہنسنے لگتا ہے۔

شہاب احمد :میاں باقر! اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟ میں تم دونوں کو بتا رہا ہوں کہ مدتوں پہلے محمد ابن موسیٰ الخوارزمی نام کے ایک مسلمان ریاضی داں گزرے ہیں۔جنھوں نے ریاضی کے نیے طریقے اور اصول ایجاد کیے اور اس علم کو آگے بڑھایا۔ یہاں مجھے اپنے اسکول کے زمانے کی بات یاد آرہی ہے۔اس وقت ہمارے اسکول میں مولوی رحمت علی رحمت کی لکھی ہوئی حساب کی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں۔

باقر: داداجی! یہ مولوی رحمت علی کون تھے؟

شگفتہ: ہاں،داداجی! ان کے بارے میں ضرور بتاییے۔

شہاب احمد: ٹھیک ہے۔بچوں کو بڑے لوگوں کے بارے میں جاننا ہی چاہیے۔

باقر: داداجی! کیا مولوی رحمت علی اور موسیٰ الخوارزمی دونوں بھائی تھے؟

شہاب احمد (ہنستے ہوئے): ارے نہیں۔نہیں۔تم نے تو بہت دور کی چھلانگ لگا دی۔

شگفتہ: (ہنستے ہوئے) دادا جی، آپ نے دیکھا۔ بھائی جان کیسی بے پر کی اڑاتے ہیں۔ بس منہ میں آیا اور جھٹ سے کہہ دیا ''دونوں بھائی تھے'' ہونہہ...

شہاب احمد (ہنسی روکتے ہوئے) اب تم بھی چپ رہو۔ اور سنو، مولوی رحمت علی رحمت اڈیشا کے ایک مشہور قصبہ سونگڑہ کے محلّہ رسول پور میں ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے۔ یہ وہی سونگڑہ ہے جہاں سے اڈیشا کا پہلا اردو رسالہ ''المنصور'' شائع ہوا تھا۔

شگفتہ: دادا جی! اردو کا یہ رسالہ کس نے شائع کیا تھا؟

شہاب احمد: سونگڑہ کے ایک مشہور و معروف عالم مولوی سید محمد عمر دریاپوری اس رسالے کے اڈیٹر تھے۔

باقر: دادا جی! یہ بتایئے کہ مولوی رحمت علی نے کہاں تعلیم حاصل کی تھی؟

شہاب احمد: مولوی صاحب نے پرائمری درجے تک کی تعلیم اپنے وطن سونگڑہ میں حاصل کی اس کے بعد کٹک کے راونشا کالجیٹ اسکول سے ۱۹۱۲ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور آگے چل کر کالج کی تعلیم بھی مکمل کی۔ تم دونوں کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ راونشا کالجیٹ اسکول میں نیتا جی سبھاش چندر بوس، مولوی رحمت علی سے جونیئر ہونے کے باوجود ان کے اسکولی دوستوں میں سے تھے۔

شگفتہ: مولوی صاحب کے اندر حساب کا اتنا ذوق وشوق کیسے پیدا ہوا؟

شہاب احمد: ہاں! یہ بڑا اچھا سوال ہے۔ دراصل مولوی صاحب کے بڑے بھائی عرفان علی فدائی کو حساب میں بڑی مہارت حاصل تھی اور وہ اردو و فارسی زبان کے شاعر بھی تھے۔ انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی رحمت علی کو اردو اور فارسی کی تعلیم دی اور ان کے اندر حساب سیکھنے کا ذوق وشوق بھی پیدا کیا۔ جس طرح باقر میاں تمہیں حساب کی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

باقر: واہ دادا جی واہ۔ آپ نے تو مجھے عرفان علی فدائی بنا دیا۔

شگفتہ: (منہ سکوڑ کر) تو جایئے۔ کسی رحمت علی کو ڈھونڈیے۔

شہاب احمد: تم دونوں نے پھر شروع کر دیا۔ کیا تمہیں معلوم ہے مولوی صاحب نے کہاں کہاں ملازمت کی اور کون کون سی کتابیں لکھیں؟

باقر: ہمیں کیا معلوم؟ اتنی پرانی باتیں تو آپ ہی کو معلوم ہوں گی۔

شہاب احمد: تو پھر دھیان سے سنو۔ مولوی رحمت علی نے ۱۹۱۹ء میں کٹک کی ایک درس گاہ مسلم سیمینری (جو آج کل سعید سمینری کے نام سے جانی جاتی ہے) میں ریاضی کے استاد کی حیثیت سے اپنی ملازمت کا آغاز کیا۔ پھر ان کا تبادلہ ہوتا رہا اور مولوی صاحب سمبل پور اور پوری کے ضلع اسکولوں میں سیکڑوں طالب علموں کو ریاضی کی تعلیم دیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں اڈیشا سرکار نے آپ کو ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز کے عہدے پر فائز کیا اور مولوی صاحب اسی عہدے میں رہ کر مئی ۱۹۵۰ء میں ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔

باقر: دادا جی! آپ کہہ رہے تھے کہ مولوی صاحب کی لکھی ہوئی ریاضی کی کتابیں اسکولوں میں پڑھائی جاتی تھیں؟

شہاب احمد: ہاں بیٹے۔ مولوی صاحب کی اڑیا زبان میں لکھی ہوئی کئی کتابیں مثلاً گنیت سوپان، پرویشیکا گنیت سوپان، جیامتی سوپان اور مان سانکا مالا وغیرہ مختلف درجوں میں پڑھائی جاتی تھیں اور وہ کتابیں بہت مقبول بھی تھیں۔

شگفتہ: دادا جی! مولوی صاحب حساب کے تو ماہر تھے۔ کیا وہ شاعر بھی تھے؟

شہاب احمد: ارے! تم کو یہ بھی نہیں معلوم۔ مولوی رحمت علی رحمت ریاضی داں ہونے کے ساتھ ساتھ اردو کے اچھے شاعر بھی تھے۔ انھوں نے اردو گرامر سکھانے والی ''جواہر القواعد'' نام کی ایک چھوٹی سی کتاب بھی لکھی تھی۔

شگفتہ: دادا جی! یہ کتاب تو آپ کی لائبریری میں ضرور ہوگی؟

شہاب احمد: نہیں یہ کتاب میرے پاس نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ مولوی صاحب کے لڑکے کرامت علی کرامت کے پاس موجود ہو۔ وہ اپنے والد کی طرح ریاضی داں اور مشہور و معروف شاعر و ادیب بھی ہیں۔

باقر: دادا جی! میں مولوی صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ کہاں رہتے ہیں؟ ان کا انتقال ۷/اپریل ۱۹۶۳ء کو ہوا اور کٹک کے قدم رسول میں دفن ہوئے۔ لیکن ان کے علمی کارنامے آج بھی زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ مجھے ان کا ایک شعر یاد رہ گیا ہے۔

آہ کیا دکھ بھری کہانی ہے
سن کے پتھر بھی جس کو پانی ہے

اتنے میں عشاء کی اذان ہوئی اور شہاب احمد لاٹھی ٹیک کر کھڑے ہوگیے۔ ان کے چہرے پر پرانی یادوں کا نور پھیلا ہوا تھا۔

سوالات

۱۔ باقر اور شگفتہ کے درمیان کیسی بحث چھڑ گئی تھی؟
۲۔ یہ کس کی دلیل تھی کہ جغرافیہ پوری دنیا کی سیر کرا دیتا ہے؟
۳۔ شہاب احمد کا حلیہ اپنی زبان میں تحریر کیجیے۔
۴۔ محمد ابن موسیٰ الخوارزمی کیا تھے؟
۶۔ مولوی رحمت علی رحمت کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
۷۔ اڑیسہ میں اردو کا پہلا رسالہ کہاں سے شایع ہوا تھا اور اس کے ایڈیٹر کون تھے؟
۸۔ راونشا کالجیٹ اسکول میں مولوی رحمت علی کے اسکولی دوست کون تھے؟
۹۔ مولوی رحمت علی نے ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی؟
۱۰۔ مولوی صاحب کی کون کون سی کتابیں اسکولوں میں پڑھائی جاتی تھیں؟
۱۱۔ مولوی صاحب کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

مشق

۱۔ لفظ و معنی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اعضا	عضو کی جمع۔ بدن کے حصے	سبک دوش	جو کام سے فارغ کر دیا گیا ہو
یکلخت	فوراً۔ سراسر	آغاز	شروع
پیمائش	ناپ	ریاضی	حساب
پرکار	دائرہ بنانے کا آلہ۔ کمپاس	تبادلہ	ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
تکرار	حجّت	مفید	فائدہ مند

۲۔خالی جگہوں کو پر کیجیے:

مولوی صاحب کے بڑے بھائی .... کو حساب میں بڑی مہارت حاصل تھی اور وہ اردو فارسی زبان کے .... بھی تھے۔انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی .... کو اردو اور .... کی تعلیم دی اور ان کے اندر .... سیکھنے کا ذوق وشوق پیدا کیا۔

۳۔ذیل کے الفاظ کی جمع لکھیے:

لاٹھی۔معاملہ۔کتاب۔رسالہ۔شعر۔سوال۔جواب

۴۔محاورہ، دو یا زیادہ الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے۔جو اپنے الفاظ کے مطابق معنی نہیں دیتا بلکہ اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے۔محاورے کے استعمال سے بات چیت اور تحریر میں لطف اور خوبی پیدا ہوتی ہے۔ذیل میں چند محاورے اور ان کے معنی ومطلب دیے جارہے ہیں۔

باغ باغ ہونا (بہت خوش ہونا) پانی پانی ہونا (شرمندہ ہونا) آداب عرض کرنا (ادب سے سلام کرنا) جگر سے دھواں اٹھنا (بے حد صدمہ ہونا) رفو چکر ہونا (بھاگ جانا)۔

ذیل کے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

بغلیں بجانا۔بے پر کی اڑانا۔عید کا چاند ہونا۔پاپڑ بیلنا

۵۔لکیر کھینچ کر صحیح تعلق قائم کیجیے:

"الف"	"ب"
محمد ابن موسیٰ الخوارزمی	سعید سمیزی
المنصور	ریاضی کی کتاب
عرفان علی	ریاضی داں
گنیت سوپان	اڑیسہ کا پہلا اردو رسالہ
مسلم سیمیزی	رحمت علی کے بڑے بھائی

۶۔مفید معلومات:

یہ مضمون مکالمے یعنی آپس میں بات چیت کے انداز میں لکھا گیا ہے۔اس طرح کی تحریر کو اردو میں تمثیل یا ڈراما کہتے ہیں اور لکھنے والا تمثیل نگار یا ڈراما نگار کہلاتا ہے۔